عظیم رسول ﷺ کے عظیم ساتھی

مولانا محمد منشاء کاشف صاحب

محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی فضیلت وعظمت محاسن اور صفات کا بیان فرمایا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے اگر اس کے ساتھی اچھے ہوں تو وہ بھی اچھا ہوگا اور اگر اس کے ساتھی برے ہوں گے تو وہ بھی برا ہوگا۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

نبی اکرم ﷺ نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافع الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منه ریحا خبیثة (مشکوۃ شریف)

اچھے ساتھی اور بے ساتھی کی مثال مشک فروش اور آگ کی بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے مشک فروش یا تو تجھے بطور تحفہ کچھ دے گا یا تو اسے خریدے گا یا پھر کم از کم اسے پاس جب تک رہے گا اچھی خوشبو پاتا رہے گا اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا جب تک تو اس کے پاس رہے گا بہت گندی بو پاتا رہے گا۔

اب آپ اندازہ لگائیے کہ اللہ تعالیٰ کے جن خوش قسمت بندوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی ہو جن پر آپ کی احسن سیرت، احسن اخلاق، احسن افعال، احسن کردار، احسن گفتار کا پرتو پڑا ہو جنہیں آپ ﷺ نے حظ وافر عطا فرمایا ہو اور جو کامل طور پر آپ کے رنگ میں رنگے گئے ہوں ان مبارک اور سعید ہستیوں کا کیا ٹھکانہ؟

ان مقدس ہستیوں کا اندازہ لگائیے جنہوں نے اپنی زندگی کے لیل ونہار ایک ایک ساعت اور ایک ایک لمحہ کائنات کی عظیم ترین وافضل ترین، بعد از خدا بزرگ تو ہی کی صحبت میں گزارا ہو۔ اور پھر بقول سعدی اس سگ اصحاب کہف نے خود ہی ان نیکوں کا پیچھا کیا تھا لیکن ان پاکباز و پاک طینت ہستیوں کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی صحبت سے مستفید ہونے کیلئے رب کائنات نے منتخب فرمایا۔

"اختارهم الله لصحبة نبیه ولا قامة دینه" اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین اسلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کیلئے ان کا انتخاب فرمایا تھا (مشکوۃ شریف)

یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات نے ان مقدس ہستیوں کو تمام جہان والوں کیلئے معیار حق وصداقت اور کھرے کھوٹے کی کسوٹی قرار دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

فان آمنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا

اے میرے رسول کے صحابہ اگر یہ دنیا جہان کے لوگ تمہاری طرح ایمان لائیں گے تو راہ راست پر ہوں گے۔ وان تولوا فانما هم فی شقاق (سورۃ البقرہ آیت

اور اگر انہوں نے اس بات سے اعراض کیا تو اختلاف ہی میں پڑے رہیں گے۔ اسی وجہ سے جملہ فرقہ ہائے ملت اسلامیہ ان کی صداقت ان کی دیانت ان کی امانت اور ان کی عدالت پر متفق ہیں "الصحابة کلهم عدول" تمام کے تمام صحابہ عادل ہیں۔

مقام صحابہ:

یہ وہ مقدس پاکباز پاک طینت ہستیاں ہیں جن کے احسن مراتب جن کے ارفع درجات اور جن کے اعلیٰ فضائل کو ملائکہ مقربین کی رفعت وعلو مکانی بھی نہیں چھوسکی جن کے متعلق خود رب کائنات جل و علیٰ فرمایا:

والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجرى تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذالك الفوز العظيم (سورة التوبه:۱۰۰)

اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے ہیں اور جو لوگ ان کے اور اسلام کے مددگار ہیں اور جو لوگ نیکیوں میں ان کی تابعداری کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اللہ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جہاں نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے بلکہ پھر ان میں سے بعض تو وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ ان کے انتخاب میں رب کائنات کی چاہت اور ہادی کائنات ﷺ کی دعا شامل ہے حضرت عمر فاروقؓ اور پھر ان کی کارگزاری پر رب کائنات اتنا خوش ہوا کہ انہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے عظیم تحفہ سے نواز دیا یہی وجہ ہے کہ رب کائنات نے بعد میں قیامت تک آنے والوں کو صاف الفاظ میں فرمایا:

لا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا

تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد راہ اللہ میں خرچ کیا ہے اور راہ اللہ میں لڑے ہیں۔ وہ اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے فتح مکہ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا ہے اور جہاد کیا ہے ان لوگوں کے بہت ہی بڑے درجے ہیں (الحدید)

نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کے ایمان ان کے جذبہ ایثار ان کی قربانیوں اور ان کے انفاق فی سبیل اللہ کی گواہی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اکرموا اصحابی فانهم خيارکم

دیکھنا میرے صحابہ کی عزت وتکریم کرنا کیونکہ یہ تم سب سے بہتر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کی رفعت منزلت شرف مرتبت کی گواہی اور ان سے بغض وکینہ پروری ان پر سب وشتم کی ممانعت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه

میرے صحابہ کو گالیاں مت دینا کیونکہ ان کا اتنا بلند مقام ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے صدقہ کردہ ایک مد (تقریباً آدھا کلو) اور آدھے مد (پاؤ) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (متفق علیہ)

صحابہ سے بغض کا نتیجہ:

ایک غزوہ میں ایسا ہوا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑوں پر لات ماروی۔ جس سے ان میں کچھ تکرار ہوگئی مختصراً یہ جب عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو یہ اطلاع ملی تو اس نے برہم ہو کر مہاجر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کی اور انہیں اذل قرار دیا اس کی یہ بات خالق کائنات کو اتنی بری لگی کہ اس کے اور اس کے ہمنواؤں کے حق میں پوری سورت المنافقون نازل فرما کر ان کا پول کھول دیا اور مسلمانوں کے حق میں فرمایا:

ولله العزة ولرسوله وللمومنين

عزت حقیقۃ اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں ہی کیلئے ہے: "ولكن المنافقين لا يعلمون" لیکن منافقوں کو ان کی عظمت کا علم نہیں ہے ایک اور جگہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا:

واذا قيل لهم آمنوا كما امن الناس قالوا انومن كما امن السفهاء الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون (سورة البقره:۱۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے تم بھی ایسا ایمان لے آؤ، جیسا ایمان لائے ہیں (صحابہ کرام) تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لاویں گے جیسا ایمان لائے ہیں بیوقوف یاد رکھو بیشک یہی ہیں بے وقوف لیکن وہ اس کا علم نہیں رکھتے۔ اور نبی اکرم ﷺ کا

ارشاد ہے:

الله الله في اصحابي الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقدا ذاني ومن اذاني فقدا ذى الله ومن اذى الله فيوشك ان ياخذه (ترمذي)

میری امت کے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا تم میرے بعد انہیں ہدف ملامت مت بنانا۔ یعنی میرے اصحاب کے معاملہ میں ان کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو ان کی عزت وعظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کرو، جو شخص ان سے محبت کرتا ہے پس میری محبت کے سبب ان کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے پس مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمنی ہے۔ اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑے گا ایسے لوگوں کے بارے میں خالق کائنات نے فرمایا ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعدلهم عذابا مهينا (سورة احزاب آيت ۵۷)

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یعنی اللہ اور رسول کے ناراض کرنے کو مجازاً ایذا کہہ دیا گیا۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم (رواه الترمذي)

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دے رہے ہوں تو تم یوں کہو تمہاری اس شرانگیزی پر اللہ کی پھٹکار برسے،

عن جابر عن النبي ﷺ قال لا تمس النار مسلما راني اوراى من راني (رواه الترمذي)

اس مسلم کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے یا میرے کسی صحابی کو دیکھا میری امت میں میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اصحاب رسول ﷺ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کسی کا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو وہ ان لوگوں کے طریقے کو اپنائے جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کو لازم پکڑے اس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

اولئك اصحاب محمد ﷺ

یہ لوگ محمد ﷺ کے ساتھی ہیں كانو افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تكلفا

اس امت میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے ان کے دل بہت ہی نیکوکار تھے۔ علم میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے وہ خود مسائل شرعیہ کا اختراع نہیں کرتے۔

اختارهم الله لصحبة نبيه واقامة دينه

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے انہیں اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کیلئے منتخب فرمایا تھا۔

فاعرفوا فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم.

اس لئے تم ان کے مرتبہ کا لحاظ رکھو ان کے قدم بقدم چلو اور جہاں تک ہو سکے ان کے اخلاق و فضائل کو اپناؤ کیونکہ یہ ہستیاں راہ مستقیم پر گامزن تھیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اللہ و رسول ﷺ کے رنگ میں ایسے رنگے گئے ہیں کہ دوئی کے باوجود ان کو دیکھ کر دوئی کا احساس نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا تھا اور ان کے اس رنگ کو دیکھ کر مسلمان تو مسلمان کافر تک ان کی خوشنمائی کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔

رتبہ صدیقؓ:

جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی لیکر آئے اور آپ اس منظر سے خوفزدہ ہو گئے تو آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا چونکہ آپ کے اوصاف حمیدہ میں

سے یہ باتیں ہیں کہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔(۲) لوگوں کے بوجھ اٹھانے والے ان کی خیروخبر رکھنے والے ہیں (۳) جس کے پاس کچھ نہیں ہے اس کو کما کر دینے والے ہیں (۴) مہمان نوازی کرنے والے ہیں اور (۵) مشکلات کے وقت لوگوں کی مدد کرنے والے اس لئے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بھی ذلیل ورسوا نہیں کرے گا۔اب آپ انہی نبوتی اوصاف کہکشاں کی دلآویز جھلک آپ ﷺ کے زندگی و عالم بالا کے ساتھی حضرت ابوبکر میں دیکھئے۔

نبوتی اوصاف حمیدہ کی شہادت ایک بیوی کی اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر اپنے شوہر کے حق میں تھی اور ان صدیقی فضائل محمودہ کی شہادت ایک کافر کی اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر ایک اللہ و رسول ﷺ کے محب کے حق میں ہے۔اور پھر اس کافر کی یہ شہادت کافروں کے مجمع عام میں تھی جس پر کسی کافر کو بھی انکار کی ہمت نہیں ہوئی اور وہ انکار بھی کیسے کر سکتے تھے جب کہ ان کے یہ جملہ اوصاف خود انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں پر مظالم کی انتہا کر دی تو دیگر بہت سے صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت ابوبکر صدیق حبشہ کی طرف ہجرت کیلئے نکل کھڑے ہوئے برک غماد (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو وہاں قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی وہ تمام حالات وواقعات سننے کے بعد آپ کو واپس مکہ لے آیا اور شام کے وقت قریش کے معززین سے مل کر مجمع عام میں ان سے کہا ابوبکر جیسی مقتدر ہستیوں کو نہ تو خود مکہ سے نکلنا چاہئے۔اور نہ ہی کسی کو یہ حق پہنچتا ہے وہ ان کے نکالے ارے تم لوگ ایسے شخص کو یہاں سے نکال رہے ہو جو کہ (۱) ایسے کو کما کر دیتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے (۲) جو کہ صلہ رحمی کرنے والا ہے (۳) لوگوں کے بوجھ اٹھانے والا، ان کی ذمہ داریاں قبول کرنے والا ہے۔(۴) مہمان نواز ہے (۵) مشکلات کے وقت لوگوں کی مدد کرنے والا ہے۔ابن الدغنہ کی یہ سب باتیں سن کر قریش نے کسی بات کی تکذیب نہیں کی (صحیح بخاری)

یہ تھی کائنات میں انبیاء کے بعد تمام اولاد میں افضل و اکرم ہستی کے بارے میں کفار قریش کے سرکردہ آدمی کی شہادت اور کفار قریش کے بزرگ عمر رسیدہ سردار عروہ بن مسعود کی جملہ انصار ومہاجر صحابہ کرام کے مجسم پیکر سمع وطاعت ہونے کی گواہی صلح حدیبیہ کے موقع پر کافروں کا یہ سب سے بزرگ اور معمر سیاست دان عروہ بن مسعود نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے حالات کا جائزہ لیکر واپس اپنی قوم کے پاس گیا تو ان سے برملا کہا۔اے میری قوم، اللہ کی قسم میں بڑے بادشاہوں کے دربار میں پہنچا ہوں یہاں تک کہ دنیا کی عظیم حکومتوں کے بادشاہوں قیصر وکسری اور نجاشی سے ملا ہوں، میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کر رہے ہوں، جتنی محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی تھوکتے ہیں تو وہ بجائے زمین پر گرنے کے ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا ہے اور وہ آدمی اس کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب بھی انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی انجام دہی کیلئے دوڑ پڑتے ہیں ور جب وضو کرتے ہیں تو وہ وضو کے پانی پر ایسے جھپٹ پڑتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو زخمی کر دیں۔ اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو سب کے سب ان کے سامنے اپنی آواز کو پست کر لیتے ہیں وہ آپ ﷺ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ان سے نظر تک نہیں ملاتا۔اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ انہوں نے جو شرائط پیش کیں ہیں انہیں بلا پس و پیش قبول کرلو (صحیح بخاری)

اگر ہم ہماری حکومت اور چھوٹے سے بڑے تک اپنے ایمان کی سلامتی اپنے جان و مال کا تحفظ اور اپنی بقاء وسلامتی چاہتے ہیں تو ان مقدس ولاثانی ہستیوں کی عزت وناموس اور ان کے شرف واحترام کا پاس رکھیں اور جو لوگ ان کے خلاف لب کشائی کر کے اپنے باقی ماندہ ایمان سے ہاتھ دھو رہے ہیں ان کے منہ کو لگام دیں ورنہ یاد رکھیں کل روز محشر ان پاک طینت ہستیوں کو اپنا منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اور اللہ اور رسول ﷺ کی پھٹکار علیحدہ برسے گی۔

اس لئے ہم حکومت پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ ان بد باطنوں تقیہ کے رسیاؤں اور حب اہل بیت کا لبادہ اوڑھ کر یاران نبی ﷺ سے بغض رکھنے والوں ان پر سب وشتم کے تیر چلانے والوں اور ان پر کفر وارتداد کا فتوی لگانے والوں کے منہ میں لگام دے ورنہ حقیقتاً ان کی تنقیص سے نعوذ باللہ اللہ کے رسول ﷺ کی تنقیص لازم آتی ہے ان کی عزت لٹنے سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی عزت لٹتی ہے اور ان پر کفر وارتداد کے فتوؤں سے نبی ﷺ کی تبلیغ آپ کی صحبت اور آپ کی دی ہوئی تعلیم پر حرف آتا اور یہ لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ تمیں سال کی مدت میں آپ کچھ نہ کر سکے اور خالی ہاتھ دنیا سے چلے گئے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مقام صحابہ اور احترام صحابہ سمجھنے کی اور ان کے نقش قدم چلنے کی توفیق فرمائے۔آمین